وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

قادیان دارالامان

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید چار روپے پیشگی

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل — بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

Reg. No L. CCLXXXVIII

جلد ۱۲ — ۳۰ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ پوہ ۱۹۶۹ — نمبر ۲۷

گر ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان در آ — بروز جمعرات — کہ ہست محی مولیٰ امام نورالدین

حضرت صاحبزادہ صاحب

کے متعلق بمبئی سے تار آیا ہے کہ

صاحبزادہ صاحب ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو جدہ سے جہاز پر سوار ہو کر ہندوستان کو آرہے ہیں۔ جہاز کا نام منصورہ ہے۔ جو آپ کی فتح و نصرت کے واسطے فال نیکو ہے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ پندرہ روز تک پہنچ جائیں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلامتی اور خیریت سے پہنچائے۔ جلسہ پر جو ان کے خطوط سُنائے گئے تھے۔ اور اُن کے لئے دعا کی گئی۔ اُن خطوط کا کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حج سے فارغ ہو کر جدہ آ گئے ہیں"۔ "میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے۔ مکہ مکرمہ میں تو جاتے ہی سخت تپ ہو گیا تھا۔ پاخانہ تک جانا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حج کے روز طبیعت ایسی صاف ہو گئی کہ خدا کے فضل سے حج نہائت عمدگی اور خیریت کے ساتھ ختم ہوا"۔ "بہت سے ایسے مقامات جہاں دعا کی قبولیت خاص طور پر بتائی جاتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل ایسے دیکھے کہ حیران ہوں۔ عرفات میں قریباً چار گھنٹے سے بھی زیادہ دعا کا موقعہ ملا اور آثار رحمت الٰہی ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعائیں القا ہوتی تھیں جو پہلے کبھی وہم میں بھی نہ آئی تھیں فالحمد للہ علیٰ ذالک قادیان کے دوستوں کے لئے ہر ایک کے لئے نام لے لے کر دعائیں مانگیں اور ہر ایک مقام پر مانگیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ چھوٹے سے لیکر بڑے تک۔ عورت و مرد ہر ایک کے لئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہا ہوگا۔ جس کے لئے نام لے کر دعا نہ کی ہو۔ قادیان کے سب دوستوں کو میری طرف سے السلام علیکم کہدیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کو خاص کر۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر ایک حاسد کے شر سے محفوظ رکھے آمین! سب دوستوں کو دعا کے لئے بھی کہدیں"۔

"دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القا اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں اور خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں۔ وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے۔ اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے۔ کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے اس سفر میں بہت سے تبلیغ کے موقعہ بھی ملتے رہے ہیں اور بہت سے نئے تجربات بھی ہوئے ہیں۔ شریف مکہ سے بھی ملنے کا موقعہ ہوا"۔

"جلسہ کے موقعہ پر تو شاید میں نہ پہنچ سکوں۔ مفتی صاحب کو کہدیں کہ جلسہ کے موقعہ پر تمام احباب کو میری طرف سے السلام علیکم کہدیں۔ اور کہدیں کہ کشتی کے غرق ہونے کے وقت جو سُستی کا اہل بیٹھتا ہے اس سے زیادہ قابل رحم اور کوئی نہیں اسلام مسلمین ہلاکت کی آخری حالت کو پہنچ گئے۔ یہ وقت ہے کہ آپس میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرو۔ اور پورے زور سے اسلام کی خدمت میں لگ جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ جو اس کے دین کی مدد کرتے ہیں خدا آپ کے ساتھ ہو"۔

"مولوی ابراہیم سیالکوٹی بھی یہاں آیا ہوا ہے اس نے ایک شخص کی معرفت کہلا بھیجا کہ میں مباحثہ کروں گا۔ مجھے تو وہ نہیں ملا۔ عرب صاحب بیٹھے تھے اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم یہاں مباحثات نہیں کرنے آئے۔ حج کے لئے آئے ہیں۔ مباحثات کے لئے ہندوستان کیا کم ہے؟ معلوم نہیں۔ کس طرح مکہ میں ہماری آمد کی اطلاع ہو گئی ہے۔ اور اکثر ہندوستانی اس بات کو جانتے ہیں۔ ہمارے معلم کو بھی پہلے سے علم تھا۔ اور کئی لوگ ملے ہیں۔ آناً فاناً خبر مشہور ہو گئی۔ اور بجز اس کے معلوم نہیں ہوتی یہاں کے لوگ تو مذہبی گفتگو کے قریب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

نہیں جاتے۔ معلوم ہوتا ہے اس سے پہلے بہت فساد ہوچکے ہیں۔ اس لئے ڈرتے ہیں۔ ہاں ہندوستانی اپنی ننیش ریزنیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہاں کے سب لوگ اس طرح مشغول ہیں۔ کہ کسی کو ملنے کا ابتک اتفاق نہیں ہوا۔ ہر ایک اپنے کام میں ہے۔ کیونکہ اہل مکہ کے لئے یہ موسم آمد کا ہے"۔

"یہاں ایک قاری سے قرآن شریف سُنا۔ ساتوں قرأتوں سے بہت عمدہ پڑھتا تھا۔ ابھی نوجوان ہی ہے یہاں سے ساتھ آنے پر کوئی راضی نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ مکہ چھوڑ کر کون جائے۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ دیکھئے۔ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر ایک سال کے لئے بھی کوئی آجائے تو اس عرصہ میں اس سے حافظ صاحب اور ایک دو دیگر دوست قرائت سیکھ سکتے ہیں"۔

اگرچہ جسمانی طور سے تو اس سفر میں بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اور میری صحت بہت ہی خراب ہو گئی ہے لیکن روحانی طور سے بہت اصلاح معلوم ہوتی ہے۔ سرزمین مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے۔ اس وادی غیر ذی زرع میں کیا کچھ سامان لاکر اکٹھا کر دیا ہے۔ کعبہ کو بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں۔ اور عملی طور سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر اس سرزمین سے کیسا پاک انسان خاتم الرسل پیدا ہوا۔ اُس نے دین حق کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔ کس طرح اپنے آپ کو راہ الٰہی میں قربان کر دیا۔ ہزاروں اثرات ہیں۔ جو دل پر ہوتے ہیں۔ اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور الٰہی مدد ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی تحریک بھی بہت ہوتی ہے"۔

"میرا تو ارادہ تھا کہ چونکہ مصر نہیں جا سکتا۔ اس لئے حج کے بعد کچھ مدت یہیں رہوں۔ لیکن افسوس کہ طبیعت بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ اور یہاں کی آب وہوا غیر موافق آنے کی وجہ سے ایسا بیمار رہتا ہوں۔ کہ اس ارادہ کو پورا کرنا مشکل ہے"۔ "مگر خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس پاک گھر کی زیارت کی توفیق دی اور میری مدت کی خواہش کو کہ بیت اللہ میں جاکر اپنے لئے اپنے دوستوں کے لئے اور اسلام اور امت محمدیہ کے لئے دعا کروں پورا کیا۔ افسوس کہ مدینہ منورہ نہیں جا سکتا۔ لیکن شاید اللہ تعالیٰ پھر موقعہ دیدے"۔

یہاں آکر تو آنکھیں ہی کھل گئیں کہ ہمیں بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اسلام کی حالت اس مقام سے زیادہ اعلیٰ اور اس مقام سے زیادہ گری ہوئی اور کہیں نظر نہیں آتی۔ ایک اہل دل کے لئے تو دل کے ٹکڑے اُڑانے کے لئے یہ جگہ کافی ہے"۔ "اخبار میں میری صحت کے لئے احباب کو دعا کی تحریک کر دیں"۔ "سب احباب قادیان وہندوستان کو السلام علیکم پہنچا دیں"۔

"مکہ میں کچھ ایسا مشہور ہوا کہ بازار میں لوگ بعض دفعہ اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتاتے تھے۔ کہ ابن قادیانی۔ اللہ اللہ! قادیان حضرت صاحب کی وجہ سے کیسا مشہور ہوا۔ لوگ لاہور۔ امرتسر کو نہیں جانتے لیکن قادیان کو جانتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو ہمارے مخالفوں نے تعصب کی پٹی پڑھائی ہوئی ہے اور وہ ہماری حقیقت سے ناواقف ہیں۔ بہت کچھ غلط باتیں ان کے ذہن نشین ہیں۔ مثلاً یہ کہ حضرت صاحب نے نعوذ باللہ ادعائے نبوت شرعی کیا ہے یا یہ کہ جہاد کو قطعی حرام قرار دیا ہے۔ لیکن امید ہے کہ اگر تبلیغ کا کوئی ذریعہ نکالا جائے تو ان میں سے بہت سی سعید روحیں نکل آئیں واللہ علیٰ کل شئی قدیر۔

خواجہ صاحب کا دردِ دل

مفتی صاحب۔ مکرم! السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے۔ آپ نے دور افتادہ کو یاد کیا۔ اخبار ہفتہ وار ملتا ہے اور مجھے بحر ندامت میں غرق کرنے کے لئے کافی مصالحہ اپنے اندر رکھتا ہے میرے دوست اس کے میری تعریف میں نظمیں لکھیں۔ اور آپ ازراہ عنایت ان کو اخبار میں جگہ دیں۔ میرے حق میں دعا کریں۔ میں اُن نظموں کو دیکھکر رو پڑتا ہوں الٰہی میری قوم مجھ سے جو توقع رکھتی ہے۔ میں تو اس کے قابل نہیں۔ میں نے تو کسی سے بھی وعدہ نہیں کیا کہ میں اسلام کا مبلغ ہو کر چلا ہوں۔ ایک جنون ہے جو مجھے لئے لئے پھرتا ہے۔ اے میرے مولا۔ مجھ پر رحم کر۔ ربِّ انّی مغلوبٌ فانتصر میں اس دارالابتلا میں ہوں۔ جہاں چاروں طرف تعیّش اور لہو ولعب کے سامان مہیا ہیں۔ جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو عجیب قسم کی مصروفیت ہے۔ خدا کا خیال مدت ہوئی۔ یہاں کے لوگوں کے سر سے نکل چکا ہے۔ اب تو عورتیں بھی عیسائیت سے متنفر ہو رہی ہیں۔ وضعداری اُن کو بالضرور گرجے لیجاتی ہے۔ لیکن اُن کو بائیبل پر اب کوئی ایمان نہیں۔ مذہبی چرچا قطعاً کوئی نہیں۔ مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ پھر میں کروں تو کیا کروں۔ حیران ہوں ہاں خدا تعالیٰ کے آگے سربسجود ہوں اور دردمند دل کے ساتھ رو رہا ہوں۔ الٰہی میری اپنی قوم اور میرے دوسرے مسلمان بھائی امید کی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہیں۔ تو اپنے فضل سے ان امیدوں کو سرسبز کر دے۔ مجھ میں نہ کوئی قابلیت ہے نہ کوئی ادعا۔ سخت نااہل۔ ناکارہ اور نالائق ہوں۔ ہاں دل ضرور صدمہ خوردہ ہے۔ وہ اسلام جو عقل کی جان اور روح کی تقویت کا موجب ہے۔ آج کس مپرسی میں آرہا ہے۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو روحانیت تمدن اور علم کا بادشاہ ہے۔ آج ظالم زمانہ نے اس کی قدر نہیں کی۔ اے مولا۔ کوئی کرشمہ قدرت دکھلا۔ ید قدرت بڑھا۔ اور اسلام کی چمک کو پھر زمانہ کی تنویر کا باعث کر۔ مولا۔ تیرے وعدہ سچے اور صحیح ہیں۔ اب تو لوگوں نے اپنی طرف سے ہماری بیخ کنی کے لئے کمر باندھ لی۔ آج ہماری مدد کو آ۔ مولا تیرا اسلام ضرور اس ملک میں پھیلیگا اُس کو پھیلانے والے آخر انسان ہی ہوں گے۔ لیکن اگر تیری جناب میں ایک گندہ۔ ناکارہ انسان بھی تیرے فضل سے ہر کام کے قابل ہو سکتا ہے۔ تو اس دور افتادہ کی سُن۔ تو خوب جانتا ہے کہ آج میرا کوئی دُنیوی کام انگلستان میں نہیں۔ مجھے یہاں کوئی دنیوی غرض ٹھہرائے ہوئے نہیں تو ہی میرے دل کو جانتا ہے۔ جو اس میں ہے اُسے پورا کر دے۔ میں نے آج دل کو بہت دردمند پایا۔ اس لئے جو دل میں آیا میں نے لکھدیا ہے۔ آپ دعا کریں اور دوستوں کو دعا کے لئے کہیں۔

کمال الدین

رسید زر

۱۰۷	ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب	للعہ
۱۲۴	حافظ فضل احمد صاحب	[illegible]
۱۲۸	مولوی عبد الحمید صاحب	للعہ
۳۲۲	سید صادق حسین صاحب	للعہ

دیکھو باقی صفحہ ۹ پر

قوم کا بغض اور گورنمنٹ کی نرمی

قرآن شریف میں مسلمانوں کے ساتھ یہود کی سخت دلی اور عیسائیوں کی نرمی کا ذکر آیا ہے۔ پہلے تو یہود مرکھپ گئے اور بالخصوص ہمارے ملک میں تو ان کا کوئی ذکر بھی نہیں البتہ مطابق حدیث رسول مسلمانوں میں سے کچھ ایسے یہود خصلت لوگ پیدا ہوگئے ہیں۔ جو ہر طرح سے مامور من اللہ اور اسکی جماعت کو دُکھ دینے میں کربستہ رہتے ہیں۔ یہی بزرگ کہیں ملک چین کے علاقہ ہانگ کانگ میں بھی جا پہنچتے ہیں۔ جہاں انھوں نے احمدی برادران کو مساجد اور قبرستان سے روکنے کے واسطے نہ صرف اپنے رعب داب سے کام لیا ہے بلکہ نہایت دلیری سے اپنے اس کارنامہ میں گورنمنٹ کی امداد بھی چاہی ہے۔ مگر برٹش گورنمنٹ ایسی نادان اور جلد باز نہیں کہ بے دیکھے بھالے کوئی امر فیصلہ کرے۔ چنانچہ بہت تحقیقات کے بعد ہانگ کانگ کی برٹش گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اسکی نقل دفتر سکرٹری صدر انجمن سے ہمارے پاس برائے اشاعت آئی ہے اور ہم اسے گورنمنٹ کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔ - اڈیٹر

نقل۔

از دفتر صاحب کلونیل سکرٹری۔ ہانگ کانگ - ۳ - دسمبر ۱۹۱۲ء

بخدمت مسٹر آئی۔ پی۔ مدر

چیرمین بورڈ ٹرسٹیان مسجد و محافظان مقبرہ مسلمانان

جناب من۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۳ - جولائے گذشتہ کے جواب میں مجھے یہ امر ظاہر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ اس گورنمنٹ نے احمدیہ فرقہ کے متعلق گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کی ہے۔

۲ - یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں کلمہ گو ہونے کی حیثیت سے احمدی لوگوں کو اگرچہ فرقہ کی حیثیت سے نہیں مگر منفرداً اسلامی مساجد کے استعمال کا حق حاصل ہے اور وہاں کسی احمدی کو مسجدوں میں داخل ہوکر نماز ادا کرنے سے بجز عام جماعت کے موقعہ کے مانع اور معترض نہیں ہوتے اگرچہ یہ بات درست ہے کہ احمدیوں کا انتظام عمارات و اراضیات داو وقف متعلقہ میں عام طور پر دخل نہیں۔ لیکن اسلامی قبرستانوں کے استعمال سے وہ محروم نہیں ہوسکتے۔

۳ - چونکہ تاحد امکان گورنمنٹ کو مسلمانوں کے مذہب اور عقاید میں کسی قسم کی دست اندازی کرنا گوارا نہیں۔ اس لئے آپ کا اعتراض جو آپ نے مسلمانوں کی طرف سے اِسبارے میں لکھا ہے۔ کہ ان کو معاملہ زیر بحث میں کوئی بنائے دعوے حاصل نہیں۔ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ہز ایکسلنسی جناب گورنر صاحب اُمید رکھتے ہیں۔ کہ جب تک احمدی لوگ محتاط اور مناسب طرز سے رہیں آپکی قوم ان کو وہ تمام سہولتیں مسجد کے استعمال میں دیگی۔ جو ان کو ہندوستان میں حاصل ہیں اور نیز انہیں قبرستان کے استعمال سے کسی قسم کی روکاوٹ نہ کریگی

میں ہوں آپ کا تابعدار

دستخط اے - ایم ٹامسن کلونیل سکرٹری

بقائے

ہمیں اس بات کو معلوم کرکے بہت افسوس ہوا ہے کہ تشحیذ الاذہان جیسے قیمتی رسالہ کے خریداروں کے نام مبلغ ایک ہزار چوراسی روپے کا بقایا ہے۔ اگر بدر کے بقائے کا حساب دیکھا جائے تو وہ اس سے بھی زیادہ ہے اور یہی شکایت ہمعصران الحکم و ریویو کو بھی ہے۔ خریداروں کو چاہیئے کہ بقائے رکھکر قوم کو بدنام نہ کریں اور اخبار والوں کو چاہیئے۔ کہ خریداروں کو یہ موقعہ ہی آیندہ نہ دیں کہ ان کے نام بقائے رہیں ۔

قرآن پڑھنے والے صاحبان

حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ کے موقعہ پر اپنے وعظ میں فرمایا تھا کہ باہر کے دوست جو قرآن شریف پڑھنے کے خواہشمند ہوں وہ رخصت حاصل کرکے چند ماہ کے واسطے قادیان آجاویں تو ہم ان کو پڑھا دینگے۔ ان میں سے ایک صاحب کی درخواست آگئی ہے۔ جس پر حضرۃ نے فرمایا ہے کہ کم از کم سات آدمی کی جماعت ہو جائے تب انکو آنا چاہیئے۔ اس پر میں نے سوچا ہے کہ ایسے صاحبان پہلے آپس میں خط و کتابت کرکے ایک جماعت بنالیں پھر حضرت کو لکھیں اور یہ یوں ہو سکتا ہے کہ ایسے درخواست کنندوں کے نام اخبار میں چھاپ دیئے جاتے رہیں اور وہ آپس میں خط و کتابت کرلیں یا اس خط و کتابت کے واسطے کسی خاص کو قادیان میں یا دوسری جگہ مقرر کردیں۔ اس کا نام اخبار میں چھاپ دیا جائے گا۔ میں یہ نوٹ اخبار میں درج کرنے کے واسطے لکھ چکا تھا کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک دلال کا حال سُنا جسے حضرت نے بمبئی میں دیکھا تھا کہ اس کے پاس کوئی فنڈ نہ تھا۔ وہ صرف خاص تجارتی اشیاء کے خریدنے اور فروخت کرنے والوں کی خبر رکھتا تھا اور فریقین کو آپس میں ملا دیتا تھا۔ بس یہی اس کا کام تھا۔ صبح خالی جیب گھر سے نکلتا تھا اور رات کو بھری ہوئی جیبوں کے ساتھ واپس آتا تھا نہ اُسے کوئی سُود دینا پڑتا تھا اور نہ کسی تجارت کے نقصان کا اُسے خوف تھا۔ یہ بات سُن کر مجھے خیال آیا کہ میں نے جو اپنے نوٹ میں لکھا ہے کہ قرآن پڑھنے والے اپنے میں سے کسی کو خط و کتابت کے واسطے مقرر کردیں۔ تو کسی کی بجائے میں خود ہی کیوں نہ یہ کام کرلوں۔ قرآن پڑھانے کا خواہشمند موجود ہے۔ پڑھنے والے بھی کئی ایک ہیں میری دلالی تو بہت آسان اور مفت میں ہے اور کمیشن گارنٹیڈ ہے سو احباب اس معاملہ میں مجھے ہی خط لکھیں۔ اُمید ہے کہ میں بھی انشاء اللہ جیبیں بھر کر ہی گھر لوٹوں گا۔ - اڈیٹر بدر

گرفتار ہوگئے

مسجد موضع داتہ کے فیصلہ کے بعد فریق مخالف سے بہ تحریک مولوی غلام جیلانی اون کے پیش امام کے کچھ ایسے حرکات صادر ہوئے۔ کہ جس طرح اُنھوں نے احمدیوں کو مسجد سے نکالا تھا اس کے عوض وہ خود بھی مسجد سے نکل گئے اور علاوہ ازیں ایک رجسٹری شدہ وثیقہ میں لکھ دیا کہ اگر ہم مسجد متنازعہ احمدیاں میں کسی قسم کی مداخلت کریں تو مبلغ تقریباً آٹھ صد روپیہ با خرچہ وغیرہ بلا دریغ انجمن احمدیہ داتہ کے حوالہ کردینگے۔ اب یہ روپیہ جماعت احمدیہ داتہ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام منتقل کردیا ہے۔ جب کبھی فریق مخالف شرائط مندرجہ وثیقہ کے خلاف کرینگے۔ تو اس روپیہ کے وصول کرنے کا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا۔

کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے
جتنے تھے سب کے سب ہی نگونسار ہوگئے

کتب قرآن و حدیث مترجم رعایتی قیمت پر

مفصلہ ذیل کتب لاہور سے رعایتی قیمت پر بھجوائی جاسکتی ہیں درخواست قادیان آنی چاہیئیں مگر کتابیں لاہور سے روانہ ہونگی اگر کوئی قادیان کی کتاب درخواست کے ساتھ شامل ہو تو وہ جدا پیکٹ میں یہاں سے روانہ ہوگی ۔

(۱) بلوغ المرام بمعہ ترجمہ تحت اللفظ قیمت رعایتی [illegible] فی نسخہ (۲) بخاری شریف بمعہ ترجمہ مکمل۔ اصلی قیمت [illegible] رعایتی [illegible] (۳) مشکوٰۃ شریف بمعہ ترجمہ مکمل اصلی قیمت [illegible] رعایتی [illegible] - المشتہر بدر ایجنسی قادیان ۔

ٹرکی کے لئے فتح بعد از شکست
جیسے کہ
پیش از وقت بتلایا گیا *

ولایت کے ایک انگریزی اخبار میں سے حضرت خواجہ صاحب کے ایک مضمون کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب کی کوششوں کو اللہ تعالےٰ مثمر ثمرات کرے اور زیادہ سے زیادہ اشاعت اسلام کی توفیق دے۔ ایڈیٹر

ریشنلزم کے اس زمانہ میں جب موجودہ طبائع پر مادی خیالات نے اس قدر غلبہ پایا ہوا ہے کہ لوگ اس بات کو قابل التفات بھی نہیں سمجھتے۔ کہ انسان اور اس کے بنانے والے میں اندرونی اور روحانی قوےٰ کے ذریعہ کوئی مکالمہ بھی ممکن ہے۔ اخبار لائٹ اور اس کے کالموں میں لکھنے والوں کی کوششیں قابل شکریہ ہیں کہ انھوں نے عام طور پر ایسے معاملات میں ایک خاص دلچسپی کو پیدا اور قائم کر رکھا ہے جو ورای الفہم اور غیبوبت کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اس زمانہ کے لوگ ایک طرف تو اون تمام اصولہائے ریاضت و طہارت کو جواب دے بیٹھے ہیں۔ جو ایام قدیمہ میں مروج تھے اور پھر یہ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ان اصولوں پر ہی چلنے سے انسان کے وہ ذہنی اور روحانی قوےٰ نشو و نما پا جاتے تھے کہ جن سے ہم الہام الٰہی پانے کے قابل ہو جاویں۔ بہر حال اگر مغرب اپنی قدیم مقدس روایات کو قائم نہیں رکھ سکا۔ تو مشرق ابھی تک ان کی صداقت پر ایمان رکھتا ہے اور یوروپ نے ابھی تک ایشیا سے اگر کسی اور بات میں نہیں تو کم از کم روحانی معاملات میں بہت کچھ سیکھنا ہے۔ انیسویں صدی کے آخری چوتھائی حصہ نے مذہب کے ایک عظیم الشان مصلح کو قادیان (پنجاب انڈیا) کے مشہور بزرگ مرزا غلام احمدؑ کے وجود میں دیکھا۔ ان کی وجیہہ شخصیت اون کی صادق مقدس و مطہر زندگی اور انکی خاص الخاص علمیت و فضیلت اس قابل تھی کہ وہ سب اپنے ہم آہنگ اثر سے مسلمانان ہند میں سے تہذیب یافتہ اور علم دوست حصہ سے کثرت سے افراد کو جناب مرزا صاحب کی طرف کھینچ لاویں۔ چنانچہ جب ۱۹۰۸ء میں وہ یہاں سے رخصت ہوئے۔ تو اپنے پیچھے چار لاکھ سے اوپر اپنے متعلقین چھوڑ گئے۔ انھوں نے بعض امور کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ جو امور بیان کیا جاتا ہے کہ بعد میں دنیا کے مختلف حصص میں ظہور پذیر ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ زلازل اور بھونچال جو گذشتہ چند سالوں میں دنیا کے بعض حصص میں عدیم المثال تباہی و ہلاکت کا باعث ہوئے۔ وہ بھی جناب مرزا صاحب کے ماننے والے ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کے پیش از وقت مشتہر کردہ پیشگوئیوں کیمطابق بہ الفاظہ وقوع میں آئے۔ آج سے صرف تین ماہ پہلے یوروپ کا دانا سے دانا معاملات پالٹیکس میں اہل الرائے اس مصیبت اور فلاکت کو ہرگز پیش از وقت نہ دیکھ سکتا تھا۔ جو آج سلطنت ٹرکی پر وارد ہو رہی ہے لیکن اسی واقعہ کے متعلق آج سے نو سال پہلے احمدؑ نبی قادیان نے صاف اور صریح اور بلا مغشوش* الفاظ میں پیش گوئی کی۔ بلکہ اس پیشگوئی میں تو اس جگہ کی بھی تعیین کر دیگئی تھی۔ جہاں ترکوں کو یہ روز بد دیکھنا مقدر تھا۔ اور جس سے اون کے مدمقابل دشمن کا پتہ لگتا تھا اور اس دشمن کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ اس کا ترکوں کے ہاتھ سے بالآخر شکست پانا بھی مقدر ہو چکا ہے پیشگوئی کے اصلی الفاظ ذیل میں دیدیئے گئے ہیں اور ان کا انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی کر دیا ہے یہ الفاظ بطور الہام الٰہی ۱۹۰۴ء میں قادیان کے ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے جنوری کے نمبر میں شائع ہوئے تھے۔

الہام کے الفاظ یہ ہیں:-

غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون - فی بضع سنین۔

ترک اس زمین میں جو ان سے ملحق ہے مغلوب ہونگے اور پھر چند سالوں میں اپنے دشمن پر غالب آوینگے۔ اس پیشگوئی کا پہلا حصہ قریباً پورا ہو چکا ہے اور عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ واقعات آیندہ اس کے بقیہ حصہ کو پورا کر دیں گے۔ عربی الہام میں الفاظ ادنی الارض بہت ہی معنی خیز ہیں۔ ان سے مراد بہت ہی قریب کی زمین یعنے وہ زمین اور ملک جو ترکوں کی سرزمین کے ملحق ہو جس سے صاف مراد زمین بلقان ہے۔

نبی موصوف نے جو تعبیر ۱۹۰۸ء میں خود اس الہام کی کی جب یہ الہام دوبارہ نازل ہوا۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ یہ تعبیر کے الفاظ اسی وقت قادیان کے ایک میعادی صحیفہ میں شائع ہو گئے تھے۔

"غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بقول یوروپ - ٹرکی - براعظم یوروپ کا مرد بیمار ہے۔ ٹرکی کے اراکین سلطنت جیسے کہ مجھ پر الہاماً ظاہر ہوا ہے قریباً سب کے سب خودغرض - نمک حرام - دغاباز اور قوم کے لئے غدار ہیں۔ تمام یوروپین اقوام کے مقابل ترک آلات حرب اور تعلیم جنگ میں بہت ہی پیچھے رہ چکے ہیں۔ ٹرکی کے ارد گرد یورپین اقوام سب کے سب اس کے دشمن ہیں اور خود اس کا کوئی تعلق یا ساز داری دنیا کی دیگر اسلامی سلطنتوں سے نہیں۔ بظاہر ٹرکی کی زیست کی کوئی امید باقی نہیں رہی لیکن یہ مقدر ہو چکا ہے۔ کہ وہ عنقریب مظفر و منصور ہو اور یہ فتح وہ تھوڑے سالوں کے اندر حاصل کرنیوالی ہے اون لوگوں کو (خدا فرماتا ہے) جو محض ظاہر بین اور ظاہری دنیوی اسباب پر بھروسہ رکھنے والے ہیں۔ کہدے کہ ہم ٹرکی مدد کرینگے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ خادم حرمین ہے اور جو آج اسے شکست دے رہے ہیں وہ اس کے ہاتھ سے شکست پاویں گے ان کو کہدو - خدا نے ایسا ہی کیا ہے اس کا یہ وعدہ ہے اور اس کے وعدے ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ یہی مقدر میں تھا اور ایسا ہی ظہور میں آویگا"

*دی نارتھ بروک سوسائیٹی ۲۱ کردم ول روڈ - ایس ڈبلیو

خواجہ کمال الدین
(لاہور - ہندوستان)

* انگریزی میں جو الفاظ ہے اور جو معنے رکھتا ہے افسوس اردو میں مجھ سے وہ ادا نہیں ہو سکتا۔ شاید ماسٹر صدرالدین کر دیں وہ یہ ہے
Free from oracular ambiguity.

* خواجہ صاحب کا پتہ خط لکھنے کا:-
معرفت نیشنل بنک آف انڈیا - بشپ لیگ ۲۶ لنڈن
ایڈیٹر

ان کا مالک کون ہے؟

ایام جلسہ سے ایک دو روز قبل میں خادم مسجد کو دو لاٹھیاں۔ ایک چاقو اور تین چھتریاں ملی تھیں۔ جن کا اب تک کوئی پرساں نہیں ہوا۔ چوں کہ احباب کی آمد جلسہ سے کئی روز پہلے کی ہے اسواسطے اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی بیرونی صاحب کی یہ اشیاء ہوں تو وہ اطلاع دے ورنہ ایک ماہ کے بعد ان اشیاء کو فروخت کر کے قیمت لنگرخانہ جلسہ میں ڈالدی جائے گی *

جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ

حمد اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ سالانہ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - دسمبر کو نہائت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا - ان ایام میں قادیان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعاؤں کا ایک خاص جوش تھا۔ مساجد ہر نماز میں پُر ہو کر قریب قریب کے مکانات اور میدان بھی نمازیوں کی صفوں سے پُر ہو جاتے تھے ہر جگہ اللہ کا ذکر اور اسلام کی اشاعت کا فکر دیکھا اور سُنا جاتا تھا اور کس اخلاص اور محبت کے ساتھ احباب نے جمع ہو کر ایک دوسرے کے واسطے دعائیں کیں - اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے - اُنہیں کے دل جانتے ہیں - جن کو دعاؤں کی توفیق ملی یا ان کے حالات جانتے ہیں - جن پر ان دعاؤں کا اثر پڑا اور پڑ رہا ہے - قادیان میں دوسرے وقتوں میں اپنی برکات اپنے ساتھ رکھتا ہے - لیکن ایام جلسہ میں جو برکات کا نزول ہوتا ہے وہ بالکل خاص ہے - تقریر کرنے والوں نے معارف قرآنی اور علوم صحیحہ کے دریا بہا دیئے جو سامعین کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا -

افتتاح جلسہ اور وائسرائے کو تار ۲۵ - دسمبر ۱۹۱۲ء - صبح ۹½ بجے جلسہ شروع ہوا۔ سب سے اول حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہ اس نے پھر ہم سب کو اس دینی مجمع میں شامل ہونے کی توفیق دی - گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت کا جو فرض حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے لئے مذہباً مقرر کیا ہوا ہے اور عملاً آجتک جماعت احمدیہ اس پر کاربند ہے - اس کا ذکر کرتے ہوئے دہلی میں ہمارے بادشاہ کے نائب وائسرائے ہند پر جو ظالمانہ حملہ ہوا ہے اُس پر اظہار افسوس اور وائسرائے کی جان بچ جانے پر خوشی کا اظہار کیا - اس پر تمام جماعت نے بالاتفاق ایک رزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا کہ سیاہ دل بے باک ظالم حملہ آور کی اس حرکت پر جو صدمہ ہم کو پہنچا ہے - اور وائسرائے کی جان کے بچ جانے سے جو خوشی ہوئی ہے اُس کا اظہار بذریعہ تار کیا جائے - چنانچہ اُسی وقت تار لکھ کر روانہ کی گئی جس کے الفاظ بمعہ ترجمہ درج ذیل ہیں۔

The Ahmadiyya community assembled at their annual gathering has learned with the utmost regret and unanimously express their horror at the base attempt made on the life of His Excellency the Viceroy on the occasion of his state entry into Delhi and thank God for His merciful providence in saving in the life of His Excellency. They all pray to God for His Excellency's Speedy recovery.

"جماعت احمدیہ نے جو اس وقت اپنے سالانہ جلسہ پر جمع ہے - نہائت ہی رنج کے ساتھ یہ خبر سُنی ہے - کہ حضور وائسرائے کی جان پر ایک کمینہ حملہ کیا گیا ہے - جبکہ دارالسلطنت دہلی میں شاہی داخلہ ہو رہا تھا - اور اس خبر پر تمام جماعت احمدیہ کو سخت صدمہ ہوا ہے - مگر وہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے اپنے رحم اور فضل سے حضور کی جان بچائی - وے سب اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں - کہ حضور وائسرائے کو بہت جلد شفا حاصل ہو۔"

غرض جلسہ اس کے بعد سکرٹری صاحب نے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی - کہ ہمارا سال کے بعد یہاں جمع ہونا کسی میلہ کی خاطر نہیں ہے - نہ مٹھائیوں کے کھانے پینے کے واسطے ہے اور نہ چندوں کا جمع کرنا اس جلسہ کی غرض ہے - نہ کوئی پولیٹیکل و سوشل مشورے ہم نے کرنے ہیں - بلکہ اس کا مقصد صرف روحانی ترقی ہے - اس واسطے احباب کو چاہئیے کہ جو پروگرام بنایا گیا ہے اُس میں شامل احباب اپنا پہلا مقصد خیال کریں - تمام لیکچرار حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے ہی مقرر کئے ہیں - یہ ایک نہائت عجیب موقعہ ہے اس سے فائدہ اُٹھاؤ - تاکہ یہ تین دن سال بھر کی برکت کا ذخیرہ بن جائیں -

۲ روزہ پروگرام جلسہ

نمبر شمار	نام مقرر	وقت	مضمون
	۲۵ - دسمبر - بدھ - مسجد اقصیٰ		
۱	طلبا مدرسہ احمدیہ	صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	عربی اور اردو میں مضامین
۲	جناب شیخ تیمور صاحب ایم اے	صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک	کالج کی تعلیم سے قرآن کریم کی خدمت کس طرح کر سکتے ہیں
۳	جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور	صبح ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا اصل مقصد اور احمدیہ جماعت کے اہم فرائض
۴	خواجہ کمال الدین صاحب (تحریری مضمون) جناب مولوی صدرالدین صاحب نے پڑھ کر سُنایا	۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	تبلیغ اسلام
۵	حضرت خلیفۃ المسیحؓ	بعد جمع نماز ظہر و عصر	مذاہب عالم پر ریویو - اللہ کو راضی کرنے اور اتحاد و اتفاق کی نصیحت
	۲۶ - دسمبر ۱۹۱۲ء - جمعرات - مسجد اقصیٰ		
۱	----------	صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	حضرت مسیح موعود سے سُنی ہوئی باتیں - پادریوں کے اس اعتراض کا جواب کہ قرآن بائبل کی تصدیق کرتا

نمبر شمار	نام مقرر	وقت	مضمون
			ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط سنائے گئے
۲	مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی	۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک	الحمد کی تفسیر میں سب کے ساتھ ہمدردی اور بزرگوں کی عزت کی تائید
۳	حضرت مولوی محمد احسن صاحب	۱۲½ بجے سے ۱ بجے تک	تائید اسلام و سلسلہ یہ مضمون مولوی غلام محمد صاحب بی اے نے پڑھا۔
۴	حضرت خلیفۃ المسیح	بعد جمع نماز ظہر و عصر	بقیہ تقریر دیروزہ

۲۷ - دسمبر ۱۹۱۲ء - جمعہ - مسجد نور

نمبر شمار	نام مقرر	وقت	مضمون
۱	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	قومی ضروریات
۲	حضرت مولوی محمد علی صاحب	۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک	رپورٹ سالانہ و اپیل
۳	محمد نواب خان صاحب ثاقب	بعد جمعہ	نظم

۴ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھایا۔ بیعت ہوئی۔

۵ بعد جمعہ چودہری فتح محمد صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریریں ہوئیں۔

ان کے علاوہ مولوی شیخ غلام احمد صاحب نے صبح کی نماز کے بعد وعظ کیا اور ۲۷ کی رات کو بعد نماز عشاء کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ کا اجلاس ہوا۔

تقریروں کے خلاصے

صدر انجمن احمدیہ نے ارادہ کیا ہے کہ جس قدر تقریریں اس سال میں جلسہ پر ہوئی ہیں ان سب کو ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا جائے۔ یہ ایک بہت عمدہ تجویز ہے۔ کیونکہ اخباروں میں سب تقریریں آ بھی نہیں سکتیں۔ اس واسطے حسب معمول تقریروں کے خلاصے اخبار میں درج کئے جاتے ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی ساری تقریریں انشاء اللہ درج اخبار کی جائینگی اور اگلے اخبار سے انہیں شروع کیا جائیگا۔

مدرسہ احمدیہ کے طلبا کی تقریریں

کی تقریریں سب سے اول کرائی گئیں تاکہ اس مدرسہ کی ترقی کا نمونہ احباب کے سامنے پیش ہو۔ پہلے ایک طالب علم نے خوش الحانی سے قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں۔ اس کے بعد عبد القدوس نے اپنا ایک عربی مضمون وعظ و نصائح سے پُر پڑھا۔ جس سے طلباء کی لیاقت زبان عربی میں معلوم کر کے سامعین کے دل خوش ہوئے۔ پھر محمود احمد پسر شیخ الحکم نے اپنا مضمون سُنایا اور آیات قرآنی سے تقویٰ۔ ایمان اور اسلام میں قومی ترقی کا راز بتلایا۔

شیخ تیمور صاحب

نے اپنے چند ضروری خیالات دینی خدمات کے متعلق ظاہر فرمائے۔ اور خود ایک ایسی جگہ رہنے کے سبب جہاں ان کو بہت سے اعتراضات روزانہ سننے پڑتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ مسلمان طلباء سائنس کی طرف متوجہ ہوں۔ فرمایا کالجوں میں طلباء دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی خدمت تب کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم بغیر ڈر اور خوف کے اپنے بچوں کو سائنس (فزکس۔ جیالوجی۔ باٹنی۔ کیمسٹری وغیرہ) پڑھائیں اور اس کے واسطے وجوہات یہ ہیں۔ کہ سائنسدانوں کے قیاسات کو چھوڑ کر مشاہدہ اور تجربہ سے جو باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ اُن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جو سائنٹیفک باتیں بیان کی ہیں وہ نتائج ہیں اور اُن کی حقیقت کو دریافت کرنا طلبا کا کام ہے۔ یہ قرآن شریف کی بڑی بھاری خدمت ہوگی جو یورپ کی نگاہوں میں ہم کو ممتاز کردیگی۔ ہمیں یورپ کے بتلائے ہوئے سائنس کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ خود سائنسدان بننا چاہیئے۔ یہ سچ ہے۔ کہ تمام قرآن شریف پر ہمارا ایمان ہے۔ اعتقاد ہے مگر ہم سب لوگوں کو ایسا نہیں پاتے۔ تعلیم یافتہ لوگ سوالات کرتے ہیں اور ان کے جواب دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔

اس کے بعد شیخ صاحب نے قرآن شریف کی بہت سی آیات پڑھیں۔ جو اس نکتہ خیال سے قابل غور ہیں۔ ان میں سے چند ایک بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ۔

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ۔

اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ۔

سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔

یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا۔

ذَاتِ الْحُبُكِ۔

شیخ صاحب کا لیکچر اہل الرائے کے غور کے قابل ہے۔ شیخ صاحب سائنس کے پڑھنے کے واسطے ایک نیا طریق ایجاد کرتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے مسلمان سائنس دان سپیشلسٹ تیار ہوں۔ مگر اس کے واسطے ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ جو عربی زبان سے بھی ماہر ہوں۔ اس تجویز کو برائے ایک خاص تعلیمی کمیٹی کے سامنے رکھنا چاہیئے۔

ڈاکٹر مرزا

یعقوب بیگ صاحب نے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و البرکات کے متعلق آیات قرآنی پیش کر کے اس امر کو ثابت کیا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ملت ابراہیم پر چلنے کا حکم تھا۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب بھی ابراہیمی صفت انسان تھے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی

کامل فرمانبرداری سے امانت کا درجہ پایا۔ انہوں نے تائید اسلام میں براہین جیسی کتاب لکھی جس سے سب علماء بول اُٹھے کہ یہ مجدد وقت ہیں (حالانکہ انہوں نے مجددیت کا دعویٰ نہ کیا تھا) لیکن جب الہام الٰہی سے انہوں نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو یہ ابتلا کا زمانہ ان پر آیا اور سب لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ مگر خدا نے کہا کہ جو اس کے ساتھ ہو جائیگا۔ مَیں اُس کے ساتھ ہونگا۔ وہ پہلوانِ حضرت ربِّ جلیل تھے۔ کوئی عیسائی۔ آریہ ان کے بالمقابل نہ آسکا۔ فلسفیوں کی گردنیں اس کے ذریعہ سے خدا نے توڑ دیں۔ سرسید کو اُنہوں نے بتلایا۔ کہ قرآن کو فلسفہ کے ماتحت کرنا اُلٹی راہ ہے۔ جو اس راہ پر رہیگا پھسلیگا۔ مگر نرا احمدی کہلانے سے انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ عمل کی ضرورت ہے۔ ہمارا سب سے بڑا اور اہم کام یہ ہے کہ ہم سب سے اول اپنی اصلاح کریں۔ پھر اپنے قریبیوں کی۔ پھر احمدیوں کی پھر دوسرے مسلمانوں کی۔ اصلاح نفس کے واسطے سب سے بڑی بات قربانی ہے۔ ع

ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا

ہم وارثِ محمدؐ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ان کی تعلیم پر نہ چلیں اور ہم وارث احمدؑ نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ احمدؑ کی تعلیم پر نہ چلیں۔ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے بھی جو مشرک ہوئے ان کو کوئی فائدہ نہ ملا۔ ہاں تعلق بڑی ضروری بات ہے۔ خدا کے پیاروں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ کالج میں داخل ہونے کے بغیر ڈگری حاصل نہیں ہو سکتی۔

خواجہ صاحب کی پُر درد تحریر مولوی صدرالدین صاحب نے نہائت فصاحت سے پڑھی اُس کے آخری حصہ میں حضرت صاحب بھی تشریف لے آئے تھے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ مَیں تُم سے جُدا ہوں۔ مفارقت تو اٹل ہے مبارک ہے وہ جو مرنے سے پہلے مرجائے اور کہے اے موت تو آ۔ ہم کو ہر وقت مسلمان پائے گی۔ چندے کافی نہ ہوں گے مخبر صادق نے جو خبریں دی تھیں وہ پوری ہو رہی ہیں ایمان ثریا پر چلا گیا تھا۔ جو ضعف ایمان کا نتیجہ تھا اب ان وسائل کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔ جن سے ایمان قائم ہو۔ امام منتظر کی طرف لوگوں کی توجہ ہوتی جاتی ہے۔ جس نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر دیگا۔ ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔ ہدائت کے اصلی وارث کو لوگ مانیں گے۔ آنے والا آ گیا۔ اے قوم احمدی اپنے فرض کو ادا کر۔ اس پیغام کو دُنیا کے چاروں کونوں تک پہنچا دے۔ صرف خود مان لینا کچھ شے نہیں ورنہ تم میں اور دوسرے مرنجان مرنج مسلمانوں کے ایمانوں میں کیا فرق ہوگا۔ قادیان کے مہاجرین صاحبان یاد رکھو۔ صرف قطع تعلقات وطن ضروری نہیں تھا بلکہ عشاق ہو کر خدا کی راہ میں قربانی کرو۔ عشق کرو۔ عمل کو اپنے لئے معمولی سمجھو تمہارے پاؤں وطن میں تو جمے ہوئے نہ تھے۔ یہاں کیوں جم گئے۔ دُنیا میں فیوض پھیلانے کے واسطے نکلنا چاہئے دیکھو۔ اس گاؤں کا مالک۔ مقدس باپ کی یادگار میں دائم المریض اپنے وطن سے نکل کر مصر اور عرب گیا۔ اشاعت اسلام سب کا فرض ہے۔

اے میری آنکھوں سے دور میرے دل سے قریب قوم دُنیا اسلام سے مایوس ہو چکی۔ پر تیری دعا اور تبلیغ میں اس کا سہارا ہے۔ وہ تمہارے ملک چھینتے ہیں۔ تُم ان کے دل چھین لو۔ اصلی جنگ وہ ہے جو مسیح اور اس کی قوم کے درمیان ۲۵ سال سے شروع ہے۔ مسیح کا ایک غلام یہاں لندن میں بھی پہنچا۔ ہند میں بھی میدان صاف ہو۔ اب دوسروں کا فرض ہے کہ تکمیلیں اور تبلیغ کے کام کو پورا کریں۔ حضرت صاحب کی خواہیں پوری ہو رہی ہیں حضرت صاحب نے لنڈن میں اپنی روحانی تعلیم دیکھی تھی میں تجویز پیش کرتا ہوں۔ کل دُنیا کی روحانی فتح احمدؐ مرسل کے نام لیووں کے ہاتھ پر ہے۔ یہاں ایک نور اور روشنی کا مرکز قائم کرنا چاہئے۔ آفتاب کے نکلنے کا بھی ایک وقت ہے۔ نور دین کی یاد میں لندن میں نور پھیلاؤ۔ ایک مستقل رسالہ انگریزی میں جاری کرو۔ ریویو آف ریلیجنز کا انگریزی حصہ یہاں آجائے۔ اردو وہاں ہی رہے۔ مولوی محمدؐ علی صاحب اور مولوی شیر علی صاحب یہاں تشریف لاویں اور اشاعت کا کام کریں۔

مولوی صدرالدین صاحب جس زمانہ میں کوئی پیدا ہوتا ہے۔ اردگرد کے حالات کا اثر اس پر پڑتا ہے۔ آجکل ہر طرف قوم قوم کا لفظ سُنائی دیتا ہے۔ دُنیا کے لوگ اخباروں والے یا لیڈر بننے کے خواہشمند عوام کا مذاق تاڑ اس کے مطابق ایک جوش پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر حضرت صاحب نے وہ طرز اختیار نہیں کیا۔ جس کا زمانہ شائق تھا بلکہ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس خدا کے پرستار ہیں جو ربّ العلمین ہے۔ سب کے ساتھ ہمدردی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر موجود ہوتے تو ہم لیکھرام کو بھی بچانے کی کوشش کرتے۔ اسلام نے تمام دنیا جہان کے واسطے ایک برادری بنائی ہے۔ سب کے ساتھ نیکی کرنا ہم کو سکھلایا گیا ہے۔ چہ جائیکہ ہم آپس میں کسی کو بُرا کہیں وہ صاحبان جو حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے ہیں اور وہ صاحبان جو آپ کے پیارے مرید ہیں۔ جنہوں نے آپ کی گود میں پرورش پائی اور جنہوں نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ اگر ان کے حق میں کوئی شخص بدی سے مونہہ کھولے تو فوراً اُس کے مُنہ کو بند کرنا چاہئے۔ بڑا بھاری کام جو ہمارے سامنے ہے اس کو ہم ڈھیلی چالوں سے پورا نہیں کر سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ قوم کو قائم رکھا جائے۔ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور حفظ مراتب ضروری ہے۔ ہر ایک شخص کو اس کی معرفت اور محبت کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ گندہ خیال ہے کہ کوئی شخص ہماری کوشش سے بڑا ہو گیا یا بڑا ہو سکتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] ہے کہ لوگ باہر [illegible] اور احمدیت کا وعظ کریں۔ سو بھائیو نکلو۔ ہمت اور بہادری سے اپنا کام پورا کرو۔

حضرت مولوی محمدؐ احسن کا مضمون کہ جو حضرت موصوف کی دوگی صوفی غلام محمدؐ صاحب بی۔ اے نے پڑھ کر سُنایا مضمون کیا تھا۔ سورہ مائدہ کی عجیب تفسیر اور خوان مسیحؑ کا ایک دلچسپ بیان۔ اچھوتا مضمون جو کبھی کسی تفسیر میں احباب نے دیکھا یا سُنا نہ ہوگا اور یہ حضرت احسن ہی کا کام تھا۔ اُس کے سُنتے سُنتے وہ زمانہ یاد آتا ہے جبکہ حضرت مسیح موعودؑ اس دُنیا میں رونق افروز تھے مسجد مبارک ہوتی تھی اور جمعہ کا دن اور حضرت فاضل امروہی۔ پھر کیا نکات قرآنی بیان ہوتے تھے اور کس طرح قرآن شریف کی تفسیر خدا کی تازہ وحی سے کی جاتی تھی غرض اسی کا نقشہ اس مضمون میں موجود ہے۔ حضرت نے بدلائل بیان کیا ہے کہ مائدہ والا معاملہ ایک پیشگوئی تھی اور وہ مائدہ شریعت اسلام تھا جو اپنے وقت پر نازل ہوا۔

اس مضمون کا لطف اس کے پڑھنے سے ہی حاصل ہوگا

حضرت مولوی صاحب موصوف کی عمر اس وقت اسّی سال کی ہے۔ آپ کی آنکھوں میں نزول الماء ہوگیا تھا۔ جس کا علاج ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب نے قادیان میں آپریشن سے کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولوی صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ جلد شفا دیوے اور صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔

ڈاکٹر شاہ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے آیات قرآنی پڑھکر احباب کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ مومن کو ایسا بننا چاہیئے۔ کہ دُنیا کے اموال اور اولاد اُسے خدا سے غافل نہ کریں۔

فرمایا۔ اس جلسہ میں جمع ہونے کا بڑا مقصد ہمارے احباب کے لیئے یہ ہے کہ ہم اپنے امام کے مشن کی اشاعت کی تدابیر سوچیں۔ اور یہی بات زیادہ تر اس جگہ ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے جب کبھی دنیا میں تاریکی پھیلتی ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی روحانی طبیب بھیجتا ہے۔ اس زمانہ میں سب سے بڑی روحانی امراض دہریت۔ عیسائیت اور دنیوی محبّت ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان ہر سہ امراض کی تشخیص کرکے ان کے علاج کے واسطے نسخہ تجویز کیئے۔ یہ حضرت کا مشن تھا اور اب ہمارا فرض ہے کہ اس علاج کو چار دانگ عالم میں پھیلا دیں۔ یہی ہمدردی مخلوق کی ہے۔ ہستی باری کے ثبوت میں آپ نے بڑے دلائل پیش کیئے اور اپنا خدا سے ہمکلام ہونا ایک بڑی دلیل پیش کی۔ عیسائیت کی ہلاکت کے واسطے آپ نے ان کے فرضی خدا کے مرنے کا نسخہ پیش کیا۔ تیسرا نسخہ یہ تھا۔ کہ آپ نے ایک ایسی جماعت بنائی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس مشن کی اشاعت کے واسطے دُنیا میں باہر نکلیں اور عیسائیوں کو بتلائیں کہ ان کا کفارہ غلط ہے اس کام کے واسطے اپنی جانوں کو قربان کریں۔

اس وقت جو کام کیا جا چکا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے وجود اور نشانات کو خدائی ہستی کی زندہ ثبوت میں یورپ و امریکہ تک مشتہر کر دیا اور ایک جماعت بنا کر یہ کہہ گئے۔ کہ دوستو! ہم اپنا کام ادا کر چکے۔ سو اب باقی ہمارا کام باقی ہے۔ ہم نے چندے دیئے لیکن اس میں بھی ہنوز ہمیں اپنے نفس پر جبر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور تبلیغ کا کام بہت کم ہو رہا ہے باہر نکلنا چاہیئے اور خاص قربانی کرکے اپنے آپ کو تبلیغ کے کام میں لگانا چاہیئے۔ فرداً فرداً بعض دوستوں نے کام کیئے ہیں۔ لیکن جب تک آپ لوگ مجموعی طور پر کوئی کام نمایاں کرکے نہ دکھائیں گے۔ تب تک آپ نے کوئی کام نہیں کیا۔ مَیں نے اپنے درد دل کا اظہار کیا ہے

رپورٹ و اپیل حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے سات کے عدد میں ایک تکمیل کی بشارت دیتے ہوئے ساتویں سالیانہ رپورٹ انجمن احمدیہ کی دعا کے ساتھ شروع کی جو نہائت محنت سے تیار کی ہوئی مکمل رپورٹ تھی۔ فرمایا۔

زکوٰۃ اور مستقل فنڈ کے سوائے باقی تمام مدات میں پچھلے سال کی نسبت ترقی ہوئی ہے۔ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع ہونے سے بڑے کام چلتے ہیں۔ صحابہ کا یہی دستور العمل تھا۔ زکوٰۃ کو اپنی اپنی جگہ خرچ کرنے کے بجائے اُس کو یہاں بیت المال میں بھیج دینا چاہیئے چندے جو آپ لوگ دیتے ہیں۔ وہ نوافل ہیں۔ ان کی ادائیگی سے فرض زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتا۔ کامیابی کا یہی اصل ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیئے۔

اس سال کی آمد ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے جس کے ذرائع مستقل ماہواری اور غیر مستقل چندے (مثلاً عمارت فنڈ) اور بعض دیگر مدات آمد بھی ہیں۔ شفاخانہ کے واسطے چندہ کی آمد بہت ہی کم ہے اعنی صرف ۱۲ روپے ہماری جماعت کے ڈاکٹروں اور معالجوں نے تحریک کے بالمقابل بہت ہی کم توجہ کی ہے۔ عید فنڈ اور چندہ امداد لنگر میں پچھلے سال کی نسبت کمی ہوئی ہے۔ یتامیٰ فنڈ میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی تحریک کے سبب بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور تعمیر کا چندہ بھی پچھلے سال کی نسبت نمایاں ترقی پر ہے۔

دیگر ذرائع میں اسکول کی فیس ہے جس میں ترقی ہے اور سرکاری گرانٹ اور فروخت رسالہ و کتب و ونایا و سرکاری امداد تعمیر ہے۔ ان سب میں اس سال پہلے کی نسبت زیادہ روپیہ آیا ہے۔

جن طلباء کو بطور قرضہ کے وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ان کا اپنے قرضوں کے واپس کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہے اور یہ طریق امداد کا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

اس سال میں کل خرچ ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے ہے۔ جو گذشتہ سال کے خرچ سے ۹ ہزار زیادہ ہے جس کی وجہ تمام کاموں میں ترقی ہے۔

مدرسہ احمدیہ پر فی طالب علم ۹؏ خرچ ہوا۔ ہائی اسکول میں للعہ؏ فی طالب علم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ میں طلباء کم ہیں۔ فی یتیم ۳۲؏ سال میں خرچ ہوئے۔ اوسط تعداد مہمانوں کی ۱۹۲ روزانہ ہے۔

صیغہ تعمیر میں چوبیس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

مدرسہ انگریزی تعداد طلباء میں کمی ہے اور مدرسہ احمدیہ میں وظائف کی نسبت دقت ہے۔

صرف آٹھ انجمنیں بیرونی ایسی ہیں۔ جن کا چندہ ایک ہزار سے زائد ہے۔ سب سے زیادہ چندہ اس سال جماعت لاہور کا ہے لیکن انجمن لاہور میں ضلع کا انتظام شامل انتظام سیالکوٹ نہیں ہے۔ اس سال سیالکوٹ کا چندہ پچھلے سال کی نسبت ایک ہزار کم ہے۔ تیسرے نمبر پر انجمن قادیان ہے۔ چوتھے درجہ پر فیروزپور اور پانچویں درجہ پر پشاور ہے۔ ان کے بعد انجمنیں مردان۔ لائلپور اور شملہ ہیں۔ شملہ کے احمدی احباب کی تعداد کے لحاظ سے ان کا چندہ دراصل سب سے اوّل ہے۔

اس کے بعد سکرٹری صاحب نے ایک عجیب مگر صحیح قانونی پیرایہ میں قوم کو اس کے وعدے یاد دلاتے ہوئے اپنی اپیل پیش کی اور چندہ جمع ہوا۔

صوفی غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی تقریر دلپذیر کا خود ہی از راہ عنائت ایک خلاصہ کر دیا ہے جو انشاءاللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ ایسا ہی چودھری فتح محمد صاحب کی تقریر کا خلاصہ بھی پھر درج ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی تقریر صاف ہو رہی ہے۔ حضرت کی نظر ثانی کے بعد انشاءاللہ درج اخبار ہوگی۔ حضور کی توجہ اس امر کی طرف ہے کہ احباب آپس میں اتحاد و محبت پیدا کریں۔ دعاؤں کی بہت عادت ڈالیں۔ قرآن شریف پڑھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف[1] کو لیں اور بار بار پڑھیں۔ اسلام کی تائید میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ

[1] حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف اس پتہ پر مل سکتی ہیں منیجر کتب خانہ حضرت مسیح موعودؑ۔ قادیان ضلع گورداسپور

چھاپ کر مفت تقسیم کئے جائیں۔ مدرسہ احمدیہ کی طرف جماعت اور ناظمین مدرسہ زیادہ توجہ کریں۔ جو مساکین طلباء یہاں تعلیم کے واسطے آتے ہیں۔ مگر کسی باضابطہ مدرسہ و بورڈنگ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کا بھی انتظام کیا جائے تاکہ وہ یہاں سے محروم نہ جاویں۔

منشی جلال الدین مرحوم نے جو کتاب فہرست الفاظ قرآن کی لکھی ہے اس کی چھپوائی میں مدد دی جاوے (اس کے متعلق خط و کتابت بنام منشی محمد اشرف صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ ہونی چاہئے۔ اڈیٹر)۔

فرمایا۔ ہم تین ماہ میں باہر سے آنے والوں کو قرآن شریف پڑھا سکتے ہیں (اس کے متعلق ایک الگ نوٹ اسی اخبار میں ملاحظہ ہو۔ اڈیٹر) فرمایا۔ حضرت (مسیح موعودؑ) کا دنیا میں آنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بہت دعائیں کرو۔ کہ حق سمجھ میں آوے۔ ایمان پیدا ہو۔ میرا یہ جی چاہتا ہے کہ یہاں اچھے لوگ ماننے والے جمع ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ یہاں منافقوں کی جماعت جمع ہو۔ خدا نقصوں سے پاک ہے۔ جو نقصوں کو دور کریگا۔ وہی خدا کو پائے گا پاک مقدس ناپاک کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتا۔ جو تندرستی کا طالب ہے۔ وہ تنگ و تاریک جگہوں کو چھوڑ کر اونچی جگہ جا رہے ہے۔

لاہور میں کسی انگریز نے لیکچر دیا ہے۔ کہ عیسائیت کی صداقت کا یہ ثبوت ہے کہ تمام ملکوں میں عیسائی بادشاہوں کی سلطنت ہوتی جاتی ہے۔ سوچنا چاہئے کہ یہ نسخہ سلطنت لینے کا عیسائیوں کو کہاں سے ملا ہے۔ اس کا ذکر انجیل میں موجود ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ شیطان یسوع کو ایک اونچی جگہ لے گیا اور سب ملک دکھائے اور کہا کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو ان سب کی بادشاہی تجھے دیتا ہوں۔ بیچارے یسوع نے تو نہ سجدہ کیا۔ نہ بادشاہی ملی۔ اور اسی طرح افلاس و مصیبت میں حواریوں کے دن گذرے لیکن اب بادشاہی حاصل کرنے کا گر جن کو مل گیا ہے۔ وہ لے رہے ہیں

اللہ کے گھر انجمن آرائی ہے
ہر فرد میں اعجاز مسیحائی ہے
الہام مسیحا کے مطابق ثاقب
اللہ کے گھر خلق خدا آئی ہے

کانفرنس میں بحث پیش ہوئی اور پاس ہوئی اور یہ مشورہ قرار پایا کہ جن انجمنوں کا کام بہت ہے اور آنریری طور پر پورا نہیں ہو سکتا وہ حسب ضرورت اجرتاً کام کرا لیا کریں۔ تاکہ کام درست رہے۔

چندہ اگرچہ یہ جلسہ چندوں کی نیت سے نہیں ہوتا تاہم خزانہ محاسب میں ان ایام میں باہر سے آئے ہوئے لوگوں نے قریباً دس ہزار روپے مختلف مدوں میں چندہ جمع کرایا۔

تعداد باہر سے آنے والے احباب کی تعداد قریباً دو ہزار دو سو تھی۔ جن میں سے زیادہ تر سیالکوٹ۔ گورداسپور۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ پشاور امرتسر۔ شاہ پور۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ ملتان کے اضلاع سے تھے۔ ان کے علاوہ دور کے مقامات کلکتہ۔ بھاگلپور شاہجہانپور۔ بہاولپور۔ حیدر آباد سندھ۔ کراچی سے احباب آئے۔ کپورتھلہ سے صرف ایک پیر مرد منشی عبد الرحمٰن تشریف لائے۔

انتظام مکانات اور کھانے اور روشنی وغیرہ کا سامان بہت عمدہ رہا۔ کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہیں ہوئی۔ انتظام میں حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اسکول کے اسٹاف اور طلباء نے مہمانوں کی خدمت میں بہت حصہ لیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر اور نیا سال
عاشقان اسلام کو مبارک ہو

وہ قلم اور زبان کہاں سے لائیں جو اس لایزال اور بیچون خدا کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکے جس نے گونا گوں احسانات سے اپنے ناچیز خادم بدر کے لئے اپنے پیارے بندوں کے قلوب کو مسخر فرمایا اور ان کے دلوں میں اس کی خدمات کے اعتراف کا ایسا سکہ جمایا۔ کہ ہر خورد و کلان اسی کے بیان میں رطب اللسان ہے اور ان کی ہر مجلس اس کے ذکر خیر سے رشک جنان ہے۔ بدر بھی اس قدردانی کا بصیرت سے قائل ہے اور وہ اسی لئے ہر دم بیش از پیش خوبیوں سے خدمت گذاری کیلئے گھائل اور مائل ہے۔

نئے سال میں بدر نے اور بھی زیادہ خوبیوں سے مزین ہو کر پیش ہونے کا انتظام کیا ہے اور صدق نیت سے اس کار خیر کا اقدام کیا ہے ایک تو حجم بڑھا کر ۲۲×۱۸ کے بیس صفحوں پر آئندہ شائع ہوگا۔ اس میں سراسر فائدہ ہے نہ کہ کچھ ضائع ہوگا۔ سرورق اور اشتہارات تو بدستور رکھے گئے ہیں لیکن متن اخبار میں تحقیق الادیان۔ ڈاک ولائت۔ مقدس اشعار۔ طبی معلومات کے علاوہ کلام امیر خطبہ جمعہ اور فتاویٰ۔ غیر مذاہب۔ ایڈیٹوریل مراسلات اخبار قادیان اخبار سلسلہ۔ اخبار عالم۔ مضامین سیاسی الخطب۔ فہرست مبائعین وغیرہ ہوں گے اور ان کے علاوہ درس قرآن کریم و حدیث شریف بطور ضمیمہ زینت آرا ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پیارے شائقوں کے لئے موجب تسکین ہوگا اور سب کی طرف سے مستحق تحسین ہوگا۔ گویا سلسلہ احمدیہ کا ہر پہلو سے ایک جامع خدمتگذار ہوگا۔

ہر محب اسلام کے لئے گھر بیٹھے ہی دار الامان کا کھلا بازار ہوگا پہلے تو ضمیمہ اور کلام امیر سمیت کہیں سات روپیہ قیمت سالیانہ تھی۔ اب حجم بھی بڑھایا اور مضمون بھی بڑھا کر اور پھر عام قیمت للعہ روپے معہ محصول ڈاک کر دی گئی ہے اور اہل فضل معاونین کی امداد اُن کے حوصلوں پر چھوڑ دی گئی ہے البتہ کلام امیر اور ضمیمے کو علیحدہ نہیں رکھا گیا ہاں اکیلا ضمیمہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ پر بلا محصول ڈاک کے دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اخبار بے ضمیمہ نہیں دیا جائیگا۔

پیارو! اب آپ کی باری ہے۔ آپ بھی اٹھو۔ اس کے خریدار بنو۔ اور دوسروں کو خریدار بناؤ۔ ہم تو ایک اور آسانی کر دیتے ہیں کہ جو صاحب کم از کم دس خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں پیشگی دفتر میں پہنچوا دیں گے۔ اُن کو صرف ۱۲ار محصول ڈاک لیکر سال بھر کے لئے بدر مفت دلا دیں گے بار بار یہی درخواست ہے کہ آپ کی قدردان شان کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے خادم کی قدر افزائی کریں۔ اور اس کا حوصلہ بڑھائیں۔ اس کا حوصلہ اسی طرح بڑھ سکتا ہے کہ آپ خریدار بہم پہنچائیں۔ والسلام

اس کا سال نو فروری ۱۹۱۳ء سے شروع ہوگا +

خاکسار
پروپرائٹر

ملتان میں ایک شہادت

برادر عبداللہ رنگریز ملتانی

فرماتے ہیں۔ پندرہ سال سے زائد عرصہ ہوا ہے۔ کہ مولوی سلطان محمود کا ایک بیٹا جو دہلی میں پڑھتا تھا اور بیمار ہو کر وہاں سے چلا آیا تھا اور ملتان میں فوت ہو گیا تھا۔ اس نے مرنے سے ایک روز قبل ایک کشفی حالت میں کہا کہ یہ عورتیں کون کھڑی ہیں۔ ان کو ہٹا دو۔ حالانکہ وہاں کوئی عورت نہ تھی۔ پھر کہا کہ آسمان سے ایک نور کا تھمب (ستون) اترا ہے۔ جو اس نور کے نیچے ہے وہ بچا ہوا ہے اور باقی لوٹے ٹبوں (گڑھوں) میں پڑے ہیں۔ مولوی سلطان محمود صاحب نے جنازہ کے وقت اونچی جگہ کھڑے ہو کر یہ کشف سب لوگوں کو سنایا تھا۔ چونکہ میں اس وقت مولوی صاحب کا معتقد تھا۔ میں بھی جنازہ پر حاضر تھا۔ اور اس کو سنا اور اس کو سننے والے بہت سے لوگ اب تک زندہ موجود ہیں۔ کاش کہ وہ سوچیں اور اس نور کو شناخت کریں اور نجات پائیں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ✤ اہل بیت مسیح موعودؑ میں ہر طرح سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب۔ میر صاحب و عرب صاحب کا تار عدن سے آیا ہے کہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء کو وہاں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ جب تک یہ اخبار احباب کے ہاتھ میں پہنچے۔ حاجی صاحبان بخیریت قادیان میں پہنچ جائیں گے۔ میاں شریف احمد صاحب و شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ان کے استقبال کے واسطے بمبئی گئے ہیں ✤ ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۲ء سے ایک نیا درس قرآن شریف حضرت نے شروع کرایا ہے۔ جس میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و شیخ غلام نبی صاحب (کلکتہ) اور بعض دیگر احباب شامل ہوئے ہیں ✤ ڈاکٹر بشارت احمد و ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحبان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے گریڈ کے امتحان میں کامیاب کر دیا ہے فالحمد للہ ✤ عرب عبدالمحی صاحب کا جو خط عدن سے آیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ حج پر تمام اخراجات برادر ابوبکر نے باصرار تمام برداشت کئے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے یہ خط ۲۹ دسمبر کا لکھا ہوا ہے ✤ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت قادیان میں ہیں ✤

مبارک

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سب اسسٹنٹ سرجن داماد برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب) کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا ہے۔ نیکی اور صحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے آمین!

حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط مکّہ سے

میں تو اس سارے سفر میں حالت اسلام کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں کوئی دس دن کا عرصہ ہوا کہ جب ابھی یہ خبر ہی بالکل نہ سنی تھی کیونکہ مکہ میں کچھ خبر نہیں ملتی۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی ہو جاتی ہے اتنے میں اس دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں آسمان پر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لکھا گیا ہے۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا۔ آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے اس کے بعد کسی نے با آواز بلند کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی حالت پر رحم کرے۔

• اس طرف کے لوگوں کی دین سے بے پرواہی اور خودی کو دیکھ کر دل پر ایک ایسا اثر ہوا ہے کہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ حضور کے لئے۔ والدہ عبدالحی۔ عبدالحی۔ امۃ الحی عبدالسلام۔ عبدالوہاب۔ عبدالمنان اور والدہ امۃ الرحمن کے لئے برابر ہر موقعہ میں دعا کرتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو اس کی درگاہ بہت عالی ہے میری طبیعت کی کمزوری کچھ نہ کچھ چلی ہی جاتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے ایک متوحش نظارہ برابر دیکھ رہا ہوں۔ جب دعا کرتا ہوں وہی بات اور رنگ میں دکھلائی جاتی ہے۔ قریباً پانچ سات دفعہ دیکھا ہے۔ کل اونٹ پر جاگتے ہوئے کشفی رنگ میں دیکھا۔ ابھی سر درد کی وجہ سے لیٹ گیا۔ پھر وہی دیکھا دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ دعا میں مشغول ہوں۔ واللہ قادر علیٰ امرہٖ۔ حضور کا خط مصر سے ہو کر ملا۔ انشاء اللہ خدا چاہے۔ تو جلد قادیان آؤں گا واللہ المعین۔ والسلام۔

اخبار عالم پر ایک نظر اور مختصر ریمارکس

مالابار میں احمدیوں پر بڑے ظلم ہو رہے ہیں۔ جھوٹے مقدمات بنائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے دکھ دیا جاتا ہے۔ بیچاروں کو گھر سے نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ کیا وہاں کی گورنمنٹ کچھ توجہ نہ کرے گی ✤ **جنگ** طرابلس بھی ابھی در اصل ختم نہیں ہوا۔ تازہ خبر اٹلی سے ہی آئی ہے کہ عربوں نے حملہ کیا۔ پسپا کئے گئے۔ اٹلی کا تھوڑا نقصان ہوا۔ عربوں کا بہت ✤ **جنگ** ترکی میں صلح کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ ترک ایڈریانوپل کے تمام غربی علاقوں سے دست بردار ہوتے ہیں مگر یورپ والے چاہتے ہیں کہ ایڈریانوپل بھی چھوڑ دو۔ جزیرہ کریٹ سے بھی دست بردار ہو جاؤ۔ بحیرہ ایجین کے جزائر بھی دیدو۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے **وائسرائے** پر بم پھینکنے والا تا حال گرفتار نہیں ہوا بہت بڑا انعام گرفتار کرانے والے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے ✤ **ترکوں** کی شکست کے مختلف وجوہات بیان کئے جاتے ہیں۔ سامان رسد کا نہ ملنا۔ فوج میں رنگروٹوں کا ہونا۔ کارتوسوں میں جو یورپ سے خرید کئے گئے تھے لکڑی کی گولیوں کا بھرا ہونا وغیرہ سب درست ہے مگر اصل سبب وہی شامت اعمال ہے ✤ **ولیعہد** ترکی کے خلاف روس میں جوش ہے کہتے ہیں کہ بادشاہ کا بیٹا ولیعہد ہو۔ ایک اور شور دال ہے۔ وہ ہو۔ خدا جس کو چاہے دے۔ ہر زمانہ میں اللہ کی ہی سلطنت زبردست ہے ✤

صاحبزادہ صاحب۔ میر صاحب۔ عرب صاحب بخیریت بمبئی پہنچ گئے ہیں۔

اگلا اخبار - ڈاکخانہ میں جو اخبار رسال کے سال رجسٹری کرایا جاتا ہے اس کے متعلق کچھ جھگڑا پڑ گیا ہے اس معاملہ کے طے کرنے میں کچھ وقت لگیگا اور غالباً ۱۷ اور ۲۴ر کو اخبار نکل نہیں سکیگا

بقیہ رسید زر (از صفحہ ۲)

نمبر	نام	رقم
۴۸۰	میاں محمد یحییٰ صاحب	عا/ ۱۰/
۵۹۰	چوہدری اللہ دتہ صاحب	للعہ/
۹۴۲	مولوی فضل الٰہی صاحب	عا/ ۴/
۱۱۹۶	ملک حسن محمد صاحب	للعہ/
۱۵۵۷	منشی عبدالحمید صاحب	للعہ/
۱۶۰۷	میاں اللہ دیا صاحب	للعہ/
۱۶۱۴	حکیم علی احمد صاحب	عا/
۱۸۸۶	بابو نورالدین صاحب	عکہ/
۲۱۲۹	حکیم سراج الدین صاحب	ہے
۲۱۳۴	سید پیر احمد صاحب	عہ/
۱۵۱۴	مولوی کرم دین صاحب	عا/ ۸/
۱۱۸۲	منشی محمد رمضان صاحب	عا/
	۱۲- نومبر ۱۹۱۲ء	
۳۰۴۲	میاں رحیم بخش صاحب	عہ/ ۵/
۱۱۸۱	بابو فیض الرحمٰن صاحب	عا/ ۸/
۹۵۰	منشی محمد اشفاق صاحب	عکہ/ ۹/
	۱۳- نومبر ۱۹۱۲ء	
۱۹۰۰	منشی نور حسن صاحب	للعہ/
۱۴۵۳	منشی جان محمد صاحب	عہ/
۳۰۵۸	حافظ عبدالعلی صاحب	للعہ/
۸۸۱	منشی عنایت اللہ صاحب	للعہ/
۴۸۱	حکیم قربان حسین صاحب	للعہ/
۲۱۹۰	خانصاحب محمد عجب خان صاحب	للعہ/
۲۰۴۹	سید محمد قاسم صاحب	عا/ ۹/
۳۴۱	بابو محمد حسین صاحب	للعہ/
۲۸۰۰	منشی محمد عبداللہ خان صاحب	۴/ للعہ/
۱۷۹۰	منشی عبدالغنی صاحب	للعہ/
۱۴۴۴	بابو محمد آمین صاحب	عا/ ۹/
	۱۴- نومبر ۱۹۱۲ء	
۵۷۹	بابو چاند خان صاحب	عکہ/
۲۳۲۶	بابو محمد ایوب صاحب	عہ/ ۴/
۲۱۵۹	منشی امام الدین صاحب	للعہ/
۱۶۲۵	میاں قادر خان صاحب	للعہ/
۱۴۱۷	سید امیر شاہ صاحب	للعہ/
۴۲۳	شیخ امیر اللہ صاحب	للعہ/ ۴/
۱۹۸۰	منشی احمد اللہ صاحب	۱۵/
	۱۵- نومبر ۱۹۱۲ء	
۳۰۶۳	منشی نور احمد خان صاحب	للعہ/
۱۳۰۸	بابو محمد افضل صاحب	للعہ/ ۲/
۱۴۸۰	منشی فضل کریم صاحب	عا/ ۸/
۱۴۸۳	ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی	للعہ/
۱۵۳۵	منشی ظفر حسین صاحب	للعہ/

درس قرآن شریف کے مکمل نوٹ

درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ چھپا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوگئے ہیں ایک پورا درس الحمد سے لیکر والناس تک ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں یہ سب سے پہلی تفسیر قرآن ہے۔ جو مکمل (گو مختصر) شائع ہوئی ہے۔ دراصل اسے اخبار کے خریداروں کے واسطے ہی چھاپا گیا تھا۔ مگر کچھ پرچے ساتھ ساتھ زائد بھی چھاپے جاتے تھے۔ جن کو اب کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے اور اس کی قیمت مبلغ پانچروپے رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں وہ جلد منگوالیں۔ کیونکہ نسخوں کی تعداد بہت نہیں ہے۔

جو اصحاب اس تفسیر کو خرید کریں۔ ان کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ صفحات ۳۶۳ سے ۳۶۶ تک کاتب نے دوبارہ غلطی سے لگا دیئے تھے۔ اس واسطے صفحات ۳۸۶ تک سب غلط ہیں۔ ان کو درست کر لیا جاوے صفحہ ۳۵۱ کے حاشیہ پر اس کے متعلق نوٹ بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً جو صفحہ ۳۸۳ لکھا ہے اُسے کاٹ کر اسے صفحہ ۳۸۷ بنانا چاہیئے۔

بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں۔ کہ ہمارے درس میں ۳۸۷ سے ۳۹۰ تک صفحات شامل نہیں۔ جب وہ اپنے صفحات کو کاٹ کر درست کریں گے تو یہ صفحات درمیان میں بن جاویں گے۔

مفرح یاقوتی - تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باداء قیمت نقد ساڑھے چار روپے بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپیہ
جریان کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔
جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشان رہے ہرگز خوف نہ کرے بیفکر شدہ ہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچتی ہے ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ پبلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز بعد [illegible]

المشتہر نظام جان و عبد الرحمٰن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی ادویات

محتاج تعریف نہیں رہیں کیونکہ ۲۸ برس سے تمام
ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی
ہیں۔ چند ادویات کا اشتہار مختصر
طور پر دیا جاتا ہے۔ پوری فہرست
بلا قیمت منگوا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت شیشی عہ محصول ۵؍

ای او ڈائیڈ سالسہ

پوٹاس اوڈائیڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش کے باعتبار سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور قوت لاتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی شیشی عہ۔ خرچ محصول ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اشتہار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ۔ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ۔ سوم عہ۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عنہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۳؍ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دق۔ یرقان و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲؍ تولہ۔ قسم دوم ۸؍ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ململ اور سوتی۔ طرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عنہ ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت ۱۲؍ فی جلد فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام - در ظل اسلامی مصنفہ ڈی بیترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ۔ مجلد ۱۲؍

(۳) سم پیچز فرام دی لائف آف ٹرکش ویمن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی بیترا واکا قیمت ۱۲؍ پختہ۔

(۴) دی وڈو وڈ کوئن یا رانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الگزنڈر راجرس۔ جس کا دیباچہ مشہور ق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ قیمت مبلغ ۱۲؍

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲؍

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ سر میڈ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعے سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں۔ اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں۔ چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ۱۲؍

(۷) محمد عربی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنفہ ایضاً نئی کتاب ہے۔ مجلد ۱۲؍

المشتہر
بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی
Blackie & Son Ltd
Warwick House
Bombay.